مولانا سعد کاندھلوی کے بیانات کے

سلسہ میں دارالعلوم دیوبند سے ہوئی مراسلت

تمام فضلاء مدارس

واحباب دعوت کی خدمت میں پیش ہیں

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد بتاریخ- 28صفر1438 مطابق- 29دسمبر2016 بعض ذرائع سے اطلاع ملی کہ دارالعلوم دیوبند کو مولانا سعد صاحب کے کچھ بیانات پر اشکال ہے اور وہ کوئی فتوی جاری کررہے ہیں اس اطلاع کے بعد مولانا سعد صاحب نے ایک وفد دارالعلوم روانہ کیا کہ اگر ایسی کوئی بات ہے تو مجھکو میری غلطیوں سے آگاہ کیا جانا چاہیے تھا نہ کہ بالا بالا فتوی جاری کرنا اور اگر میرے کسی بھی بیان میں کوئی بھی بات اہل سنت والجماعت کے عقائد کے خلاف ہوئی ہے تو میں اس سے رجوع کرنے کو

تیار ہوں اور اس کے فورا بعد بتاریخ29-صفر1438 مطابق- 30دسمبر2016

بدست مولوی عبدالعظیم استاذ حدیث مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور

رجوع نامہ دارالعلوم دیوبند روانہ کردیا

رجوع نامہ اول

مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی کی وضاحتی تحریر

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرم ومحترم حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم صاحب ودیگر
حضرات اکابر علماء کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ حضرات کی تحریر گرامی موصول ہوئی جس میں احقر
کے نظریات اور افکار کے سلسلے میں احقر کے بعض بیانات
سے قرآن وحدیث کی غلط یا مرجوح تشریحات، تفسیر بالرائے
انبیاء کرام کی شان میں بے ادبی یا متفقہ فتاوی کے خلاف
اپنی رائے یا جمہور علماء سے ہٹ کر کسی مخصوص نظریہ کی طرف
شعوری یا لاشعوری میلان کی شکایات آپ کے یہاں دار الافتاء میں
استفتاء کی شکل میں موصول ہونے کا حال تحریر فرمایا گیا

(۱) اس سلسلے میں اولاً احقر بغیر کسی تردد اور تامل کے
صاف لفظوں میں اپنا موقف واضح کرنا ضروری سمجھتا ہے
کہ احقر الحمد للہ اپنے تمام اکابر ومشائخ علماء دیوبند ومظاہر علوم
سہارنپور کے موقف اور اپنی جماعت کے اکابر حضرت مولانا محمد یوسف
اور حضرت مولانا انعام الحسن کے مسلک ومشرب پر قائم ہے
اور اس سے ایک ذرہ انحراف کو بھی پسند نہیں کرتا

اس سلسلے میں جن سابقہ قدیم بیانات کا حوالہ تحریر
گرامی میں دیا گیا ہے احقر اس کو اپنا ایک دینی فریضہ سمجھتے
ہوئے اپنی جانب سے واضح الفاظ میں رجوع کرتا ہے اور
اللہ تعالیٰ سے عفو ومغفرت کا طالب ہے یہ ہمارے اسلاف
ومشائخ کی سنت ہے کہ جب کسی موقع پر اپنی غلطی کا

Date:
Page:

ص ۲

ان کو علم ہوا انہوں نے اس سے رجوع فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطاء فرمائے اور کوتاہیوں و لغزشوں سے حفاظت فرمائے۔

(۲) اس سلسلے میں ثانیاً یہ بات عرض کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ دورِ حاضر میں جن حضرات کو ہمارے دعوت والے مبارک عمل سے مناسبت نہیں ہے یا خدانخواستہ مخالفت کا مزاج ہے ان کی تمام تر کوشش یہ رہتی ہے کہ مدارس کے علماء حضرات اور دعوت و تبلیغ کے خدام کے درمیان منافرت و بعد پیدا کیا جائے اور ان کی غلطی اور چوک سے فائدہ اٹھا کر امت میں خلفشار و انتشار پیدا کیا جائے اور ایک دوسرے سے بدظن کیا جائے اس لئے احقر کا معمول اس طرح کے فتنوں اور بدگمانیوں کے مواقع سے بچنے کے لیے کئی سال سے یہ ہے کہ اپنے اسلاف و اکابر اور جمہور علماء امت اور ان کے موقف و مسلک اور مدارس و مراکز علم کا ذکر و تذکرہ اور ان کی طرف تمام امور میں رجوع اور اپنے تمام مسائل میں علماء سے رابطہ رکھنے کے لیے اپنے بیانات میں غیر معمولی اہتمام کرتا ہوں تاکہ بدگمانیوں کا کوئی موقع کسی کے ہاتھ نہ آئے۔ میرے اس طرح کے بیانات روزانہ مرکز میں جماعتوں کے سیکڑوں افراد کو روانہ کرتے وقت روزانہ ہوتے ہیں جس کا جی چاہے جب چاہے سن لے ملک اور بیرون ملک بڑے اجتماعات میں جہاں کا مجمع لاکھوں سے متجاوز ہوتا ہے وہاں بھی اہتمام کرتا ہوں۔ سال گزشتہ رائے ونڈ کے اجتماع میں بڑی تفصیل سے

Date:
Page:

ص ۳

احقر نے عوام کے لاکھوں کے مجمع کو علم دین اور علماء دین کی
طرف متوجہ کیا حضرت مولانا سلیم اللہ خان کی زیر نگرانی
ان کی جامعہ فاروقیہ سے نکلنے والے ماہنامہ الفاروق ماہ
ذیقعدہ ۳۶ھ مطابق ماہ اگست ۱۵ء کے شمارے میں
جو چار زبانوں میں شائع ہوتا ہے اس بیان کو عوام الناس
کو بدگمانی کے گناہ سے بچانے کے لیے اہتمام سے شائع کرا کر اپنی اور
اپنے مدرسے کی شرعی ذمہ داری کا ثبوت پیش فرمایا حالانکہ
احقر کا بیان اپنی ذاتی حیثیت سے کوئی قابل اشاعت چیز
نہیں ہے لیکن انہوں نے اس بیان کے اہم اجزا کو سرخی
عنوان کے ساتھ مصلحتاً شائع فرمایا، مثلاً علم اور علماء اس
دنیا میں اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہیں ان کی زیارت
عبادت ہے علماء کی مجالس ان کی صحبت سے استفادہ
قدم قدم پر زندگی میں علماء سے پوچھ پوچھ کر چلنا ہماری
محنت اور دعوت کا مقصد جہالت کو ختم کرنا اور حصول
علم کی طلب پیدا کرنا. دین کے کسی شعبہ کا انکار حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کا انکار ہے وغیرہ وغیرہ
دو سال قبل ہمارے ملک میں سیتاپور کے عالمی اجتماع
میں اور اس ماہ بھوپال کے عالمی اجتماع کے بیانات میں
احقر نے ان تمام نازک امور کا پورا خیال رکھا ہے
بھوپال کے گزشتہ ہفتہ کے لاکھوں کے مجمع میں احقر کے
بیان کو تمام ذرائع ابلاغ واٹس ایپ فیس بک یوٹیوب
نے خصوصی اہتمام سے شائع کیا۔ جس میں کہا گیا کہ علماء

صـ۳

کی مجالس اور مساجد میں قرآنی تفاسیر کے حلقے یہ ایسی
چیز ہیں جن کی امت کو سخت ضرورت ہے۔ اگر ان کو غلط
سمجھا گیا تو یہ بڑا فتنہ اور بڑی محرومی کا سبب ہے
نیز یاد رکھیں کہ ہم کوئی جماعت نہیں ہیں ہمارا کوئی مذہب
اور کوئی الگ طریقہ نہیں ہے ہم اہل سنت و الجماعت ہیں اور ہم
سب کے لیے جو چلنے کا راستہ ہے اور ہمارا منشور اور طریقہ ہے
اور دینی و دنیوی امور میں اور علمی استفادہ میں جو ہمارا مرکز
ہے وہ یہ دینی مدارس ہیں جن کو اللہ تعالی نے اس ملک میں
اور خاص طور پر یوپی کے علاقہ میں مرکزی حیثیت عطا فرمائی
ہے، علماء دیوبند کا جو مسلک ہے وہی ہمارا مسلک ہے
تبلیغی کام کرنے والوں کا اپنی کوئی رائے قائم کرنا انتہائی
گمراہی اور فتنہ کا سبب ہے یہ بات دل سے نکال دینا
کہ ہمارا ان مراکز کے علاوہ کوئی اور مرجع ہے اس کی قطعاً
گنجائش نہیں ہے۔ انتہی
بھوپال کے اس ہی اجتماع میں ختم ہونے سے پہلے
وہاں کے دعوت کے ذمہ دار احباب کو امریکہ، کناڈا، برطانیہ
اور یورپ کے علماء کرام اور دعوت کے دیگر احباب نے ادھر
کے اس بیان کے خیر مقدم کی اطلاع بھوپال ہی میں دی
جس کا تذکرہ احباب نے مجھ سے کیا اور یہ مذکورہ بالا جملہ
بیانات ہزاروں کی تعداد میں اول سے آخر تک میرے الفاظ
کے ساتھ محفوظ ہیں۔ آج کل کے حیرت ناک عجیب و
غریب ذرائع ابلاغ کی وجہ سے ایک ایک بات پورے

ص ۵

عالم میں اسی وقت پہنچ جاتی ہے جس وقت وہ اسٹیج سے
کہی جا رہی ہے۔ پوری دنیا میں مذکورہ بالا بیانات کی اس قدر
غیر معمولی اشاعت کے بالمقابل قدیم بیانات میں احقر کی
کسی چوک یا زبان کی بے احتیاطی یا بیان کے وقت تمام
حکمتوں اور مصلحتوں کے احاطہ نہ ہونے کی وجہ سے اظہار
خیال میں جو کوتاہی ہوئی اس سے آپ جیسے عالمی علمی دینی
مرکز کے اہم ذمہ دار حضرات کو احقر و اس کے ساتھیوں
کے افکار و خیالات موقف و مسلک میں کسی قسم
کی جو بدگمانی ہوئی ہے احقر اس کو نہایت افسوس ناک
اور دعوت و تبلیغ والے مبارک عمل اور اس کے مرکز کے
ساتھ عدم تعاون سمجھتا ہے فالی اللہ المشتکی والیہ المستعان

نوٹ: ہمارے یہاں مرکز میں لیٹر پیڈ اور مہر وغیرہ کے استعمال
کا معمول نہیں ہے۔ نیز احقر کے بیانات پر جو اعتراضات ہیں
ان کے متعلق احقر کی کم علمی کے باوجود جو معلومات اور ان
کے علمی مراجع وغیرہ ہیں آئندہ ارسال کرنے کی کوشش کی جائے گی

بندہ محمد سعد [illegible signature]
بنگلہ والی مسجد نظام الدین دہلی

۲۹ صفر المظفر ۱۴۳۸
مطابق ۳۰ نومبر ۲۰۱۶
بروز چہارشنبہ

مگر انھوں نے یہ کہکر کے اس میں آپ نے اپنے بیانات کے مراجع بھیج نے کی

بات کیوں کی اس کو منظور نہیں کیا

اس کے بعد خود دارالعلوم کے اکابرین کے کہنے پر ان کی منشا کے مطابق دوسرا

رجوع نامہ مولانا نورالحسن راشد کاندھلوی وبرادران مولوی ضیاء الحسن

ومولوی بدرالحسن ومفتی ابوالحسن ارشد دارالعلوم لیکر گئے جسکو دارالعلوم والوں نے

منظور کرکے اس کی رسید اس وعدہ کے ساتھ دی کہ ہم دودن میں تفصیلی تحریر

دیدنگے

رجوع نامہ جو دارالعلوم کی منشاء کے مطابق تھا

ص ۱ Date

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ

مکرم و محترم حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم صاحب و دیگر
حضرات اکابر علماء اکرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ حضرات کی تحریر گرامی موصول ہوئی جس میں احقر
کے نظریات اور افکار کے سلسلے میں احقر کے بعض بیانات
سے قرآن وحدیث کی غلط یا رجوع تشریحات تفسیر بالرائے
انبیاء کرام کی شان میں بے ادبی یا منفرد فتاوی کے خلاف اپنی
رائے یا جمہور علماء سے ہٹ کر کسی مخصوص نظریہ کی طرف
نعوذ باللہ میلان کی شکایات آپ کے یہاں دارالافتاء میں
استفتاء کی شکل میں موصول ہونے کا حال تحریر فرمایا گیا

(۱) اس سلسلے میں اولا احقر بغیر کسی تردد اور تامل کے
صاف لفظوں میں اپنا موقف واضح کرنا ضروری سمجھتا ہے
کہ احقر الحمدللہ اپنے تمام اکابر ومشائخ علماء دیوبند ومظاہر العلوم
سہارنپور کے موقف اور اپنی جماعت کے اکابر حضرت مولانا محمد یوسف صاحب
اور حضرت مولانا انعام الحسن کے مسلک ومشرب پر قائم ہے۔
اور اس سے ایک ذرہ انحراف کو بھی پسند نہیں کرتا۔

اس سلسلے میں جن سابقہ قدیم بیانات کا حوالہ تحریر
گرامی میں دیا گیا ہے احقر اس کو اپنا ایک دینی فریضہ سمجھتے
ہوئے اپنی جانب سے واضح الفاظ میں رجوع کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ
سے عفو ومغفرت کا طالب ہے یہ ہمارے اسلاف ومشائخ
کی سنت ہے کہ جب کسی موقع پر اپنی غلطی کا

www.almahafoods.com

ص ۲ Date

ان کو علم ہوا انہوں نے اس سے رجوع فرمایا اللہ تعالیٰ ہم سب
کو اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطاء فرمائے اور
کوتاہیوں و لغزشوں سے حفاظت فرمائے۔

(۲) اس سلسلے میں ثانیاً یہ بات عرض کرنا بھی ضروری سمجھتا
ہوں کہ دور حاضر میں جن حضرات کو ہمارے دعوت والے مبارک
عمل سے مناسبت نہیں ہے یا خدانخواستہ مخالفت کا مزاج ہے
ان کی تمام تر کوشش یہ رہتی ہے کہ مدارس کے علماء حضرات
اور دعوت و تبلیغ کے خدام کے درمیان منافرت و بعد پیدا کیا
جائے اور ان کی غلطی اور چوک سے فائدہ اٹھا کر امت میں
خلفشار اور انتشار پیدا کیا جائے اور اور ایک دوسرے سے بدظن
کیا جائے اس لئے احقر کا معمول اس طرح کے فتنوں اور بدگمانیوں
کے موقع سے بچنے کے لئے کئی سال سے یہ ہے کہ اپنے اسلاف
و اکابر اور جمہور علماء امت اور ان کے موقف و مسلک
اور مدارس و مراکز علم کا ذکر و تذکرہ اور ان کی طرف تمام
امور میں رجوع اور اپنے تمام مسائل میں علماء سے رابطہ رکھنے کے لئے
اپنے بیانات میں غیر معمولی اہتمام کرتا ہوں تاکہ بدگمانیوں کا کوئی
موقع کسی کے ہاتھ نہ آئے۔ میرے اس طرح کے بیانات روزانہ
مرکز میں جماعتوں کے سیکڑوں افراد کو روانہ کرتے وقت
روزانہ ہوتے ہیں جس کا جی چاہے جب چاہے سن لے
ملک اور بیرون ملک بڑے اجتماعات میں جہاں کا مجمع
لاکھوں سے متجاوز ہوتا ہے وہاں بھی اہتمام کرتا ہوں سال
گذشتہ رائے ونڈ کے اجتماع میں بڑی تفصیل سے

ww.almahafoods.com

ص ۳

Date

احقر نے عوام کے لاکھوں کے مجمع کو علم دین اور علمائے دین کی
طرف متوجہ کیا حضرت مولانا سلیم اللہ خاں کی زیر نگرانی
ان کی جامعہ فاروقیہ سے نکلنے والے ماہنامہ الفاروق ماہ
ذیقعدہ ۳۶ھ مطابق ماہ اگست ۱۵ء کے شمارے میں
جو چار زبانوں میں شائع ہوتا ہے اس بیان کو عوام الناس
کو بدگمانی کے گناہ سے بچانے کے لئے اہتمام سے شائع کرا کر اپنی اور
اپنے مدرسہ کی شرعی ذمہ داری کا ثبوت پیش فرمایا حالانکہ
احقر کا بیان اپنی ذات حیثیت سے کوئی قابل اشاعت چیز
نہیں ہے لیکن انہوں نے اس بیان کے اہم اجزاء سرخی
عنوان کے ساتھ مصلحۃً شائع فرمائے مثلاً علم اور علماء اس
دنیا میں اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہیں ان کی زیارت
عبادت ہے علماء کی مجالس ان کی صحبت سے استفادہ
قدم قدم پر زندگی میں علماء سے پوچھ پوچھ کر چلنا ہمارے
محنت اور دعوت کا مقصد جہالت کو ختم کرنا اور حصول
علم کی طلب پیدا کرنا دین کے کسی شعبہ کا انکار حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کا انکار ہے وغیرہ وغیرہ
دو سال قبل ہمارے ملک میں سیتاپور کے عالمی اجتماع
میں اور اس ماہ بھوپال کے عالمی اجتماع کے بیانات میں
احقر نے ان تمام نازک امور کا پورا خیال رکھا ہے
بھوپال کے گذشتہ ہفتہ کے لاکھوں کے مجمع میں احقر کے
بیان کو تمام ذرائع ابلاغ واٹ سپ فیس بک یو ٹیوب
نے خصوصی اہتمام سے شائع کیا۔ جس میں کہا گیا کہ علماء

w... manafoods.com

ص ۴

Date

کی مجالس اور مساجد میں قرآنی تفاسیر کے حلقے یہ ایسی
چیزیں ہیں جن کی امت کو سخت ضرورت ہے۔ اگر ان کو ہلکا
سمجھا گیا تو یہ بڑا فتنہ اور بڑی محرومی کا سبب ہے۔
نیز یاد رکھیں کہ ہم کوئی جماعت نہیں ہیں ہمارا کوئی مذہب
اور کوئی الگ طریقہ نہیں ہے ہم اہل سنت والجماعت ہیں اور
ہم سب کے لئے جو چلنے کا راستہ ہے اور ہمارا منشور اور طریقہ ہے
اور دینی و دنیوی امور میں اور علمی استفادہ میں جو ہمارا مرکز
ہے وہ یہ دینی مدارس ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس ملک میں
اور خاص طور پر یو پی کے علاقہ میں مرکزی حیثیت عطا فرمائی
ہے۔ علماء دیوبند کا جو مسلک ہے وہ ہی ہمارا مسلک ہے
تبلیغی کام کرنے والوں کا اپنی کوئی رائے قائم کرنا انتہائی
گمراہی اور فتنہ کا سبب ہے یہ بات دل سے نکال دینا
کہ ہمارا ان مراکز کے علاوہ کوئی اور مرجع ہے اس کی قطعاً
گنجائش نہیں ہے۔ انتہی

والسلام

بندہ محمد سعد

بنگلہ والی مسجد بستی حضرت نظام الدین دہلی

www.a... ...ds.com

جس کو دارالعلوم والوں نے قبول کر لیا اور رسیدی خط مولانا سعد صاحب کو بھیج دیا جو ذیل میں ہے

Ph. : (01336) 222429
Fax : (01336) 222768

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Web : www.darululoom-deoband.com
Email: info@darululoom-deoband.com

دار العلوم دیوبند

Darul-Uloom, Deoband. U.P. India

حوالہ..........................

التاریخ.......................

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرمی جناب مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عافیت خواہ بخیر ہے۔ تحریر مطلب یہ ہے کہ آج بتاریخ ۱۱ ربیع الاول ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۱ دسمبر ۲۰۱۶ء بروز اتوار جناب مولانا نور الحسن راشد کاندھلوی صاحب اور ان کے رفقاء کے ذریعہ آپ کی تحریر مورخہ ۱۰ ربیع الاول ۱۴۳۸ھ موصول ہوئی۔ جس میں آپ نے اپنے سابقہ بیانات سے اپنی جانب سے واضح الفاظ میں رجوع کا اظہار کیا ہے۔ فجزاکم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔

آپ کی تحریر اکابر اساتذہ کرام اور مفتیان عظام کی مجلس میں پڑھی گئی۔ حضرات اساتذہ کرام ومفتیان عظام اس رجوع نامہ سے مطمئن ہیں۔ یہ مختصر تحریر بطور رسید واظہار اطمینان ارسال خدمت ہے۔ ان شاء اللہ دار العلوم کی طرف سے مفصل تحریر جلد ہی روانہ خدمت کردی جائے گی۔ والسلام

ابوالقاسم نعمانی غفرلہ

مہتمم دار العلوم دیوبند

۱۱ ربیع الاول ۱۴۳۸ھ

مگر وعدہ کے مطابق کوئی تفصیلی تحریر دارالعلوم نے نہیں بھیجی

اس کے بعد 9 جنوری 2017 مطابق 11 ربیع الثانی 1438 کو یہ وضاحت نامہ مولانا شوکت و مولانا جمشید کے ذریعہ دارالعلوم بھیجا گیا

وضاحت نامہ

مولانا محمد سعد صاحب کا رجوع نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گرامی قدر مکرم حضرت مولانا ابوالقاسم نعمانی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آنجناب نے بندے کے چند مختلف بیانات کو قابل اعتراض قرار دیتے ہوئے جو تحریر مرتب فرمائی تھی، جسے عوام میں فتویٰ کا نام بھی دیا گیا، بندہ نے اسکے بارے میں ایک رجوع نامہ آپ کی خدمت میں ارسال کیا تھا جس میں اپنے اکابر سلف اہل سنت والجماعت کے عقائد سے سر مو انحراف سے براءت کا اظہار کر کے جو باتیں انکے مخالف بندہ سے سرزد ہوئی ہوں، ان سے رجوع کا اعلان کیا تھا۔ لیکن اس رجوع نامے کے آخر میں کچھ ایسے جملے آگئے تھے جن کو رجوع کی روح کے منافی سمجھتے ہوئے اس سے متعارض قرار دیا گیا، اس لئے وہ رجوع نامہ قابل قبول نہیں سمجھا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ بندہ اپنا مافی الضمیر اس وقت پوری طرح واضح نہیں کر سکا۔ در حقیقت بات یہ تھی کہ آپ کی تحریر میں بندے کی کچھ باتیں تو ایسی تھیں جن سے بندہ نے غیر مشروط رجوع کا اظہار کیا تھا، اور کچھ باتیں ایسی بھی تھیں جو در حقیقت سلف کے مفسرین کے ایسے کلام سے ماخوذ تھیں، جو شاید معترض حضرات کی نظر سے نہیں گذرا، جسکی وجہ سے انہیں قطعی بے اصل اور محض تفسیر بالرائے قرار دیا گیا، حالانکہ وہ سلف سے منقول ہیں، اور انکی بناپر کسی بات کو باطل محض یا گمراہی قرار نہیں دیا جاسکتا۔ زیادہ سے زیادہ انہیں مرجوح کہہ سکتے ہیں۔ ان منقولات کے مراجع آنجناب کی خدمت میں بھیجنے کا ارادہ اس غرض سے ظاہر نہیں کیا گیا تھا کہ رجوع سے رجوع مقصود تھا، بلکہ یہ نقول آنجناب کے علم میں لانے کا منشا یہ تھا کہ ان پر غور فرمالیا جائے، تاکہ ہر قسم کی غلطی کو ایک ہی صف میں شمار نہ کیا جائے، کیونکہ بعض جگہ مضمون کی غلطی ہو گی، بعض جگہ ترجیح کی غلطی، اور بعض جگہ تعبیر کی کوتاہی، اور کچھ باتیں ایسی بھی ہونگی جنکا حاصل نزاع لفظی ہو گا۔ رجوع نامے میں میں

نے تمام امور کا اجمالی جواب دینا چاہا جو ان سب قسموں کو شامل ہو جائے، اس سے تعارض کا شبہ پیدا ہوا، اس لئے بندہ نے اول تو وہ موہم فقرے رجوع نامے سے نکال کر جناب کے پاس بھیجے، اور اب اس تحریر کے ذریعے مفصل طور پر ایک ایک اعتراض کے بارے میں اپنا موقف اور رجوع کی نوعیت واضح کرنا چاہتا ہوں ، جس سے ان شاء اللہ تعارض کا اشتباہ رفع ہو جائیگا۔ آپ کی تحریر میں میرے جن بیانات کو قابل اعتراض قرار دیا گیا ہے، اب میں ان میں سے ہر ایک کے بارے میں اپنا موقف عرض کرتا ہوں:

1-موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ

اس واقعے میں بندہ نے جو کچھ بیان کیا، وہ اُن متعدد مفسرین کے قول کی بنیاد پر بیان کیا تھا جنہوں نے جلدی چلے آنے پر باری تعالیٰ کے سوال کو فی الجملہ نکیر پر محمول کیا ہے، اور اسے بنی اسرائیل کی گمراہی کا سبب قرار دیا ہے۔ ان مفسرین کی عبارتیں درج ذیل ہیں: علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

والاستفهام للانكار ويتضمن كما في الكشف انكار السبب الحامل لوجود مانع في البين وهو ايهام اغفال القوم وعدم الأعتداء بهم مع كونه عليه السلام مامورا باستصحابهم واحضارهم معه وانكار اصل الفعل لأن العجلة نقيصة في نفسها فكيف من أولى العزم اللائق بهم مزيد الحزم۔"روح المعانی(16/ 241)

اسی بات کو معارف القرآن میں بھی ایک قول کے طور پر نقل فرمایا ہے جسکی عبارت یہ ہے:

"آپ کے منصب رسالت کا تقاضایہ تھا کہ قوم کے ساتھ رہتے، انکو اپنی نظر میں رکھتے، اور ساتھ لاتے۔ آپ کی عجلت کا نتیجہ یہ ہوا کہ قوم کو سامری نے گمراہ کر دیا" (معارف القرآن ص 122 ج6)

لہذا جو بات کہی گئی، وہ تفسیر بالرای نہیں تھی، اسکی بنیاد سلف کے کلام میں موجود تھی، اس لئے اگر کوئی اس تفسیر کو اختیار کرے، تو اسے اہل سنت سے خارج نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ بندہ یہ اعتراف کرتا ہے کہ اسکے مقابل دوسری تفسیر جو علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمائی ہے، بے غبار ہے، اور اسکو اختیار کرنا اس لحاظ سے راجح ہے کہ اس سے کسی نبی کی طرف کسی اجتہادی غلطی کی نسبت کی بھی ضرورت نہیں ہوتی، نیز جس انداز اور تفصیل سے بندہ نے وہ بات عوام کے مجمع میں کہی، اس سے مزید غلط فہمیاں بھی پیدا ہو سکتی ہیں جو مقصود نہیں تھیں۔ اس لئے میں اپنے ایسے بیانات سے رجوع کرتا ہوں، اس لئے نہیں کہ وہ تفسیر بالرآئی تھی، بلکہ اس لئے کہ وہ مرجوح تھی، اور اسکے بیان میں بھی قصور ہوا جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بے ادبی کا شبہ پیدا ہوا، بندہ حضرات انبیاء علیہم السلام کے بارے میں کسی ادنیٰ بے ادبی سے بھی اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہے۔

اجرت لے کر تعلیم دینا

دراصل بندہ یہ سمجھتا ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک میں طاعات پر اجرت لینا جائز نہیں ہے، لیکن متاخرین نے جو اجازت دی ہے، وہ جبس وقت کی تاویل سے دی ہے، لہذا اسکو تعلیم پر اجرت نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن بندہ سے اس مفہوم کے ادا کرنے میں قصور ہوا، اور بات ایسے انداز سے کہدی گئی جس سے علم دین کے مدرسین کے بارے میں یہ عمومی تاثر پیدا ہو گیا کہ انکا اجرت لینا ناجائز ہے۔ اس تاثر سے بھی بندہ واضح الفاظ میں رجوع کرتا ہے۔

موبائل سے قرآن کریم سننا اور پڑھنا

واقعہ یہ ہے کہ ہمارے زمانے میں موبائل جس قسم کی خلاف شرع باتوں، بلکہ عریانی اور فحاشی میں استعمال ہو رہا ہے، اسکی وجہ سے یہ بندے کی رائے ہے کہ اس میں قرآن کریم کو محفوظ کر کے اس میں تلاوت کرنا قرآن کریم کی بے ادبی ہے۔ یہ میری اور بعض دوسرے علماء کی بھی رائے ہے، دوسرے اہل علم اس سے اختلاف کر سکتے ہیں۔ لیکن اسکو بیان کرنے میں بندے سے ایک تو یہ چوک ہوئی کہ ایک مجتہد فیہ مسئلے میں مخالف رائے کو بالکل باطل قرار دینا، اسکے قائلین پر نکیر کرنا اور انہیں علماء سوء قرار دینا حدود سے متجاوز تھا جو عوام کو اجتناب کی تلقین کرنے کے سیاق میں سرزد ہوا۔ دوسرے کیمرے والے موبائل کو جیب میں رکھ کر نماز نہ ہونے کا حکم بھی اسی پر متفرع کیا گیا۔ تیسرے اس قسم کے مسائل کو جن میں علماء کرام کی دو رائیں ہو سکتی ہیں، تبلیغی اجتماعات میں بیان کرنے کا معمول نہیں رہا۔ اس مسئلے کا بیان اس معمول کے خلاف ہوا۔

اپنی غلطی کے اس اعتراف کے ساتھ یہ گذارش بھی کرنا چاہتا ہوں کہ جس معاملے میں علماء معاصرین کی آراء مختلف ہوں، جس طرح انہیں عوام کے مجمع میں اس شدت کے ساتھ بیان کرنا درست طرز عمل نہیں جس شدت کے ساتھ بندے نے بیان کیا، اسی طرح اگر کوئی اس معاملے میں محتاط رائے رکھتا ہو، تو یہ ایسی بات نہیں ہے کہ اسکی بنا پر اسے گمراہ یا اہل سنت سے خارج قرار دیا جائے۔

اصلاحی تعلق اور دین کے دوسرے شعبے

بندہ اپنے رجوع نامے کے شروع میں اپنا نقطۂ نظر واضح کر چکا ہے کہ بندے کے نزدیک تبلیغ کے علاوہ تعلیم دین اور تزکیہ کے لئے علماء اور اہل اللہ کی صحبت دین کا اہم شعبہ ہے، اور بندہ اپنے بیانات میں اس پر زور دیتا رہتا ہے، اور ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی اس پہلو کو زیادہ اہمیت کے ساتھ واضح کرنے کی پوری کوشش کریگا۔ لیکن جب کوئی شخص دین کے کسی ایک شعبے سے وابستہ ہوتا ہے، تو وہ اپنے احباب کو اس شعبے کی اہمیت بتانے

اور انہیں کام پر آمادہ کرنے کے لئے اس پر زیادہ زور دیتا ہے۔ بندہ چونکہ تبلیغ کے کام سے وابستہ ہے، تو اپنے احباب کے سامنے اسی کی اہمیت زیادہ اہتمام کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ بعض ایسے مقامات پر اس کام کی اہمیت ظاہر کرنے کے لئے بیان کا کچھ ایسا انداز ہوگیا ہے جس سے معاذاللہ دین کے دوسرے شعبوں کی اہمیت کا کم ہونا سمجھا گیا جو حقیقت یہ ہے کہ مقصود نہیں تھا، اور جس کے مقصود نہ ہونے پر بندے کے دوسرے بیانات شاہد ہیں۔ لہٰذا بندے کا کوئی بھی ایسا بیان جس سے تبلیغ کے علاوہ دین کے دوسرے شعبوں کی ناقدری سمجھ میں آتی ہو، یا جس سے تبلیغ کے شرعی حکم کو کسی ایک خاص طریقے کے ساتھ محدود قرار دینا لازم آتا ہو، بندہ اس سے رجوع اور براءت کا واضح اعلان کرتا ہے، اور ان شاءاللہ آئندہ اس بات کا پورا خیال رکھے گا کہ اس قسم کا کوئی تاثر پیدا نہ ہو۔

امید ہے کہ ان گذارشات کے بعد بندے کے رجوع نامے کے بارے میں پیدا شدہ اشتباہ ان شاء اللہ تعالیٰ رفع ہو جائیگا۔ والسلام مع الإکرام

۱۰/ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ
۹/جنوری ۲۰۱۷ء

بندہ محمد سعد
بنگلہ والی مسجد حضرت نظام الدین دہلی

اب 28 جنوی کو دارالعلوم سے یہ تحریر موصول ہوئی

جس میں رجوع کو تسلیم و قبول کرتے ہوے

حضرت موسی علیہ السلام کے قصہ پر بلاتوجیہ و تاویل کے رجوع کرنے کا لکھا،

چنانچہ مولانا سعد صاحب نے اس بات کو بھی قبول کرلیا، اور دارالعلوم دیوبند کے زمیداران کی منشاء کے مطابق بغیر کسی توجیہ و تاویل کے رجوع نامہ بدست مفتی ریاست بلند شہری مہتمم جامعہ فاروقیہ انورالعلوم وحافظ مسعود برادر خورد مفتی محمود صاحب

مفتی دارالعلوم دیوبند بھیجا گیا

مگر افسوس کہ مسلسل ایک گھنٹہ تک خوش آمد کرتے رہنے کے مہتمم دارالعلوم

مفتی ابوالقاسم صاحب نے اس کو ہاتھ میں لینے سے ہی انکار کر دیا

ذیل میں دارلعلوم کی تحریر اور چوتھا اور آخری رجوع نامہ پیش ہے

تیسرا رجوع نامہ جانے کے بیس روز بعد دالعلوم کا جواب

دار العلوم دیوبند کا جواب

Ph. : (01336) 222429
Fax : (01336) 222768

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Web : www.darululoom-deoband.com
Email: info@darululoom-deoband.com

دار العُلوم دیوبند

Darul-Uloom, Deoband. U.P. India

حوالہ 196/3 / 1

التاریخ 28/01/2017

باسمہ تعالی

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاة والسّلام على سيد الأنبياء والمرسلين، سيّدنا ومولانا محمد وعلى وآله وأصحابه أجمعين. أمابعد:

جناب مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی کے بعض بیانات کی روشنی میں ان کے افکار اور نظریات کے سلسلے میں دارالعلوم دیوبند نے اپنا متفقہ موقف واضح کیا تھا، جس میں کہا گیا تھا کہ تحقیق کے بعد اب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ ان کے بیانات میں قرآن وحدیث کی غلط یا مرجوح تشریحات، غلط استدلالات اور تفسیر بالرائے پائی جارہی ہے۔ بعض باتوں میں انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی شان اقدس میں بے ادبی ظاہر ہوتی ہے؛ جب کہ بہت سی باتیں ایسی ہیں جن میں موصوف جمہور امت اور اجماع سلف سے باہر نکل رہے ہیں، چونکہ یہ متفقہ موقف اب عام ہو چکا ہے اس لیے اس کے مکمل اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

مولانا محمد سعد صاحب کی طرف سے رجوع کے نام سے ایک تحریر بھی موصول ہوئی تھی جس پر اطمینان نہیں ہو سکا تھا۔

اب مولانا محمد سعد صاحب کی طرف سے ۱۰ ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ کو رجوع کے سلسلے میں ایک نئی تحریر موصول ہوئی ہے، جس کے تمام مشمولات اور تفصیلات سے اگرچہ اتفاق نہیں کیا جاسکتا؛ لیکن اس تحریر میں مولانا نے فی الجملہ اپنے ان بیانات سے رجوع کیا ہے جن کا ذکر دار العلوم دیوبند کے موقف میں کیا گیا تھا، اور آئندہ ان کا اعادہ نہ کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

اب اس موقع پر اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ دار العلوم دیوبند نے جناب مولانا محمد سعد صاحب کی جن قابل اشکال باتوں کے سلسلے میں اپنا متفقہ موقف ظاہر کیا تھا، وہ موقف اپنی جگہ پر قائم ہے، دار العلوم دیوبند نے اپنا متفقہ موقف واپس نہیں لیا ہے اور اُن افکار ونظریات کو جن کا ذکر متفقہ موقف میں کیا گیا ہے، دار العلوم دیوبند بہر حال غلط اور ناقابل قبول سمجھتا ہے اور اُن تمام غلط باتوں پر جن کی نشاندہی متفقہ موقف میں کی گئی ہے، جماعت کی ہر سطح پر قدغن لگانا ضروری سمجھتا ہے؛ لیکن مولانا نے اپنی تحریر میں چونکہ فی الجملہ رجوع کرتے ہوئے آئندہ ان باتوں سے پرہیز کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے؛ اس لیے اس پر اعتماد کرتے ہوئے ہم توقع کرتے ہیں کہ مولانا آئندہ ایسی باتوں سے مکمل احتیاط برتیں گے جو علمائے راسخین کے نزدیک قابل گرفت ہو سکتی ہوں، اسی کے ساتھ مولانا محمد سعد صاحب کو بطور خاص اس امر کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ میں ان کے بیانات صرف مرجوح تفسیر کی حیثیت نہیں رکھتے؛ بلکہ وہ یقینی طور پر غلط ہیں اور جلیل القدر پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان اقدس کے منافی ہیں؛ اس لیے اس مسئلہ میں مولانا کو اپنے تمام بیانات کی بلا تاویل تردید کرنی چاہیے، خواہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عجلت کو بنی اسرائیل

Ph. : (01336) 222429
Fax : (01336) 222768

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Web : www.darululoom-deoband.com
Email: info@darululoom-deoband.com

دارالعلوم دیوبند

Darul-Uloom, Deoband. U.P. India

حوالہ ....196/3/2........ التاریخ........................

کی گمراہی کا سبب قرار دینے کا مسئلہ ہو یا ۴۰ رراتِ دعوت ترک کر کے عبادت میں مشغول رہنے کا الزام ہو، اس مسئلہ کی مختصر وضاحت کے لیے مندرجہ ذیل تحریر ملاحظہ فرمالی جائے، نیز تفصیلی دلائل کے لیے مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی کا مضمون **"وَمَآ أَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوسٰى"** کی صحیح و معتبر تفسیر بغور دیکھنی چاہیے، جو اس تحریر کے ہمراہ ارسال ہے اور دارالعلوم دیوبند کی ویب سائٹ پر بھی شائع ہو چکی ہے۔

مولانا محمد سعد صاحب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو بیان کرتے ہیں، اس کے بارے میں قابل توجہ امور:

(۱) مولانا اپنی تحریر مؤرخہ ۱۰ ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ = ۹ رجنوری ۲۰۱۷ء میں لکھتے ہیں: ''میں اپنے ایسے بیانات سے رجوع کرتا ہوں، اس لئے نہیں کہ وہ تفسیر بالرائے تھی؛ بلکہ اس لئے کہ وہ مرجوح تھی الخ''۔

اس سلسلہ میں عرض ہے کہ یہ مرجوح ہی نہیں بلکہ غلط اور باطل ہے سلف میں سے کسی کا یہ قول نہیں ہے اور نہ کوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ایسی بات کہہ سکتا ہے، روح المعانی سے جو عبارت مولانا نے نقل کی ہے اس عبارت کا مولانا کی اس بات سے کہ ''موسیٰ علیہ السلام ۴۰ رراتِ دعوت کے عمل کو چھوڑ کر عبادت میں مشغول ہو گئے، اسی وجہ سے بنی اسرائیل کی اکثریت گمراہ ہو گئی'' کوئی ربط و تعلق نہیں ہے۔

(۲) خدائے عالم الغیب والشہادۃ نے "قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ" الآیۃ میں واضح الفاظ میں قوم موسیٰ علیہ السلام کی گمراہی کا حقیقی و مجازی سبب بیان فرما دیا ہے۔ اس سے حضرت موسیٰ کا دور دور تک کوئی تعلق نہیں ہے۔

صاحب مظہری کے جس تفسیری قول کو مولانا اپنی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں، اولاً تو خود قاضی صاحب نے اس کو بصیغۂ تمریض بیان کیا ہے، پھر اس کا جو جواب نقل کیا ہے اُسے لفظ ''لعل'' سے بیان کیا ہے، معلوم ہوا کہ اس پر خود انھیں بھی جزم و یقین نہیں ہے، علاوہ ازیں اس جواب میں علمی خدشات بھی ہیں، پھر اس کا مولانا کی بات سے کوئی ربط بھی نہیں ہے، ان وجوہ سے اس مسئلہ میں اسے دلیل سمجھنا بڑی بھول ہے، نیز روح المعانی سے جو عبارت نقل کی گئی ہے، اس کا بھی مولانا کی بات سے ادنیٰ تعلق نہیں ہے؛ بلکہ اس کے سیاق و سباق کو پیش نظر رکھ کر دیکھیں تو وہ فی الجملہ مولانا کے دعویٰ کے خلاف ہوگی۔

قرآن مجید کی آیت متعلقہ کو پڑھیے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے باری تعالیٰ کے سوال "مَآ أَعْجَلَكَ" کا جو جواب دیا ہے، اس پر کسی نوع کا کوئی انکار مذکور نہیں، جس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب کو قبول فرما لیا ہے۔

آگے مولانا لکھتے ہیں کہ: ''اس کے بیان میں بھی قصور ہوا جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بے ادبی کا شبہ پیدا ہوا''۔

ذرا اپنے اس جملہ پر غور کریں کہ ''موسیٰ علیہ السلام نے صرف ۴۰ رراتِ دعوت کا عمل نہیں کیا''۔

Ph. : (01336) 222429
Fax : (01336) 222768

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Web : www.darululoom-deoband.com
Email: info@darululoom-deoband.com

دارالعلوم دیوبند

Darul-Uloom, Deoband. U.P. India

حوالہ 196/3/3 ....

التاریخ ....

مولانا صریح لفظوں میں کہہ رہے ہیں کہ ''موسیٰ علیہ السلام نے دعوت وتبلیغ جواُن کا فرضِ منصبی ہے ترک کردیا'' حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو جو بنص قرآنی کارِ نبوت ورسالت میں ان کے شریک عمل تھے، اپنا نائب وقائم مقام بنادیا تھا، اور قرآن بیان کرتا ہے کہ انھوں نے دعوت وتبلیغ کی یہ خدمت انجام بھی دی، پھر بھی مولانا حضرت موسیٰ کو ترک دعوت کا مورد قرار دے رہے ہیں، کیا یہ ان کی شان رسالت میں صریح تنقیص نہیں ہے؟ اس لیے مولانا نے رجوع سے پہلے جو باتیں لکھی ہیں وہ نہ درست ہیں نہ مولانا کے منصب کے مطابق۔

لہٰذا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ میں مولانا محمد سعد صاحب اپنے تمام بیانات سے بلا تاویل وتوجیہ رجوع کریں اور اس کا اعلان کریں۔

مہتمم دارالعلوم دیوبند

(صدر مدرس)

خادم تدریس دارالعلوم دیوبند

مفتی دارالعلوم دیوبند

محمد اسد اللہ غفرلہ
معین مفتی دارالعلوم دیوبند
۲۵/۳/۱۴۳۸ھ

بلاتوجیہ و تاویل کے چوتھا رجوع نامہ

السلام علیکم ورحمت اللہ و برکاتہ

بخدمت جناب مفتی ابو القاسم صاحب دامت برکاتہم
امید ھے کہ مزاج عالی بخیر ہونگے
آنجناب کا خط موصول ہوا جس میں آنجناب نے
بندہ کو بلا تاویل و توجیہ رجوع کرنے کا حکم دیا ھے

بندہ کو حضرات علماء دار العلوم دیوبند پر مکمل اعتماد ھے
اور حضرت موسی علیہ السلام کے کوہ طور پر تشریف
لے جانے والے واقعہ میں بندہ اپنے تمام بیانات سے
بلا تاویل و توجیہ رجوع کرتا ھے
اور آئندہ اس کے بیان کرنے سے ان شاء اللہ تعالی
مکمل اجتناب کرنے کا پختہ ارادہ کرتا ھے

اللہ تبارک و تعالی اپنا حفظ و امان عطا فرمائیں ؛ آمین

فقط والسلام ۴ ، جمادی الاول ۱۴۳۸ھ
مطابق ۲ ، فروری ۲۰۱۷ء

بندہ محمد [signature]

بنگلہ والی مسجد حضرت نظام الدین دھلی